بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربنا اننا سمعنا منادیاینادی لایمان ان اٰمنوابربّکم فاٰمنا

اے ہمارے رب ہم نے سنا ایک منادی (مہدیؑ) کو جو ایمان کی ندا کر رہا تھا کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لائے

الحمد للہ والمنۃ

رسالہ ہژدہ آیات

مولفہ

حضرت بندگی میاں عبدالغفور سجاوندی رحمتہ اللہ علیہ

مترجم

﴿باہتمام﴾

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

باردوم ۱۳۸۶ھ ہجری

ثمرہ آیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے نبوت کی تصدیق پر ایمان بخشا اور ولایت کی فرمانبرداری پر نور ہدایت عطا فرمایا اوران دونوں کی ایک مقدار خاص مقرر کیا ایک مکمل ہستی کے لئے اور وہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے پس اس حدیث سے آنحضرت ﷺ کے دو مقام ظاہر ہوئے یعنی مظہر نبوت اور مظہر ولایت پس صحت نبوت کے لئے ہمارے نبی ﷺ کے شانہ پر مہر نبوت کی علامت دی جا کر نبوت اپنی ختمیت کے زمانے میں ختم کی گئی اور اسی طرح صحت ولایت کے لئے مہدی موعود علیہ السلام کے شانہ پر مہر ولایت کی علامت دی جا کر ولایت اپنی ختمیت کے زمانے میں ختم کی گئی اور یہ دونوں (محمد و مہدی علیہما السلام) اصل میں ایک ہیں۔ پس بخوبی سمجھ لو کہ یہ بات ظاہر ہے اور دَرُود نازل کرے اللہ اپنے خیر[1] خلق ہر دو محمد اوران دونوں کی تمام آل واصحاب پر حمد وصلوٰۃ کے بعد کہتا ہے فقیر امیدوار درگاہ صمدیت کا عبدالغفور سجاوندی[2] مغفرت کرے اللہ اس کی اور اس کے ماں باپ کی اوران دونوں کی اولاد کی تحقیق میں نے ارادہ کیا توضیح کروں صاحب الزماں خلیفۃ الرحمان مہدی موعود علیہ الرضوان کے نقول کی ایسے نقول مشہور جو قرآن سے متعلق ہیں اور وہ اٹھارہ آیتیں ہیں جن میں بعض مہدی موعود علیہ السلام سے مختص ہیں اور بعض آپؑ کی قوم (صحابہؓ) سے مخصوص ہیں مدد چاہتے ہوئے اللہ سے کہ وہ مجھے محفوظ رکھے وسواس خناس سے جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں اور وہ خناس جنّات میں سے بھی ہے اور انسانوں میں سے بھی اور چاہتا ہوں اللہ سے کہ وہ مجھے ولایت کے پنگھٹ سے وہ ذائقہ چکھائے اور یہی لوگ بہترین انسان ہیں سب سے۔

پہلی آیت سورۂ بقر میں جزءاول کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' وَاِذِابْتَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ ط (جزء۱، رکوع۱۵)

---

[1] خیر جو افعل کے معنی میں ہو اس کا تثنیہ اور جمع نہیں آتی (از منتہی الارب) افعل مذکر کے لئے ہے اور فعلی مونث کے لئے اگر وہ بحسب اصل ہو تو اس میں خیر وشر بھی داخل ہیں اس سبب سے کہ یہ دونوں اصل میں اخیر اور اشتر تھے کثرت استعمال سے مخفف ہوئے (از شرح ملا جامیؒ) یعنے یہ دونوں اسم موصول مَن کے ساتھ جس میں مذکر اور مونث دونو مساوی ہیں مستعمل ہوتے ہیں۔

[2] نقل ہے کہ شاہ عبدالمجید سجاوندیؒ کے دو فرزند تھے ایک میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؓ اور دوسرے میاں عبدالغفور سجاوندیؒ

(سوۂ بقرہ، آیت ۱۲۴)‘‘۔ اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو ان کے رب نے چند باتوں میں تو ابراہیمؑ نے پورا کر دکھایا انکو اللہ نے فرمایا میں بنانے والا ہوں تجھ کو لوگوں کا امام ابراہیمؑ نے کہا اور میری اولاد میں سے۔

وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ [1] مہدی موعود علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا کہ وہ مسلم امامؑ جس کے اپنی ذریت میں سے ہونے کے لئے ابراہیمؑ نے دعا کی وہ فقط تیری ہی ذات ہے نہ کہ کوئی اور۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو امام نے فرمایا کیوں کہ الفاظ ایک امامؑ کی تقدیر پر دلالت کرتے ہیں کیوں کہ وہ نکرہ ہے جو کلام مثبت میں واقع ہوا ہے پس وہ غیر متعین پر دلالت کرتا ہے اور اس کا عطف محذوف پر ہے تقدیر اس کی یہ ہے **اجعلنی اماماً و من ذریتی اماما** یعنے مجھے امام بنا اور میری ذریت میں سے ایک امامؑ بنا پس ثابت ہوا اس سے ایک امامؑ جو مبعوث ہو ابراہیمؑ کے بعد اگر وہ مقام رکھا جائے۔ انبیاء میں تو وہ ہوگا جو ان کے درمیان تخصیص یافتہ ہے اگر ہم کہیں کہ وہ موسیٰؑ کیوں نہیں اور اگر ہم کہیں کہ وہ عیسیٰؑ ہیں تو سوال وارد ہوتا ہے کہ موسیٰؑ کیوں نہیں اور اگر ہم کہیں کہ گزشتہ اولیاء میں سے کوئی ولی ہے اور کسی ایک ولی کو خاص کر دیتے ہیں تو سوال وارد ہوتا ہے کہ دوسرا ولی کیوں نہیں اور اگر اس امامت کے اولیاء میں سے کوئی ولی مراد لیا جائے تو یہ مسلم ہے اور وہ مہدی موعود علیہ السلام ہیں کیونکہ ان کی امامت متفق علیہ ہے دلیل ظاہر ہے سیاق آیت میں ہے کیوں کہ ابراہیمؑ نے اپنی ذریت میں سے امت مسلمہ کو طلب کیا ہے اور وہ امت محمدؐ ہے اور انکی حفاظت کے لئے ان میں سے ایک رسول کو بھیجنے کے لئے طلب کیا وہ محمد ﷺ ہیں پس اس سے ظاہر ہوا کہ جن کو ابراہیمؑ نے طلب کیا اس امت کی حفاظت کیلئے وہ مہدی موعود علیہ السلام ہیں چنانچہ امام علیہ السلام نے اللہ کی مراد کا بیان فرمایا کہ وہ یہی ذات ہے نہ کہ غیر کیوں کہ آپ عالم ربانی اور کتاب اللہ کے ان اسرار کو کھولنے والے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی اور پر نہیں کھولے گئے اور حضرت مہدی علیہ السلام کا قول دلیل قطعی اور واجب التصدیق ہے سبب ان اخلاق کے جنھوں نے انبیاء کے قول کے قبول کرنے کو واجب کر دیا جیسا کہ کتب عقاید میں مذکور ہیکہ جو چیز مخبر صادق کے اقوال سے ثابت ہو وہ سچ ہے پس غور کرو اور انصاف کرو اور کج روی مت کرو کیونکہ یہ بات ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا عہد ظالمین کو نہیں پہنچے گا یعنے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے فرمایا کہ اے ابراہیمؑ میں نے تجھ سے عہد کیا ہے کہ میں تیری ذریت میں حکم ازل سے اطاعت گزار مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے امام بناؤں گا لیکن اس امام کی فائدہ رسانی ظالمین کو نہیں

---

[1] چنانچہ حضرت مولانا رومؒ نے فرمایا ہے کہ:

(اے محمدؐ) آپ کی امت سے بدر اولیاء ہیں
جن کو (آپ کے سوائے) تمام انبیاء پر فضیلت ہے

پہنچے گی ظالمین سے مراد انکار کرنے والے ہیں جو اس امام کی اطاعت سے پھرے ہوئے ہیں اور وہ امام اپنے رب کی طرف سے جن باتوں کی تحقیق کو پیش کرتا ہے ان سے منہ پھیرنے والے ہیں اور وہی ان کا اپنے آپ پر ظلم کرنا ہے اور نیز فرمایا جب کہ ارادہ کیا اللہ نے کہ بناوے ابراہیم کو لوگوں کا امام پس آزمایا آپ کو صحت امامت کے لائق چند باتوں کی ادائی میں پس ان باتوں کو ابراہیمؑ نے پورا کیا جیسا کہ اللہ نے ان باتوں کو پورا کرنے کا حکم دیا اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور جب کہ آزمایا ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں تو ان کو پورا کیا اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ وہ دس باتیں ہیں جن میں سے پانچ سر کے متعلق ہیں مانگ نکالنا اور ناک میں پانی لینا اور کلی کرنا اور مونچھ کترانا اور مسواک کرنا اور پانچ باتیں دھڑ سے متعلق ہیں بغل کے بال لینا اور ناخن تراشنا اور زیرناف کے بال لینا اور ختنہ کرنا اور نجاست پاک کرنا اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ باتیں معاملات شرعی میں سے تیس حصے ہیں جن میں سے دس سورۂ مومن میں **قد افلح المومنون** الخ اور دس سورۂ احزاب میں **ان المسلمین و المسلمات** الخ میں ہیں اور دس سورۂ معارج میں **الا المسلمین الذینھم** الخ میں ہیں اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ باتیں چالیس ہیں تیس وہ ہیں جو ابن عباسؓ کے قول میں مذکور ہیں اور باقی آیت **عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا** میں عباد الرحمان کے اوصاف میں ہیں اور امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں امامت کی صحت پر دلیل ہے یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ امام کے سوائے کسی دوسرے میں اوصاف مذکورہ جمع نہیں کرتا اور جو شخص میری امامت کی صحت پر دلیل کا طالب ہو اس کو چاہیئے کہ وہ میری ذات میں غور کرے اگر ان باتوں کو پائے تو قبول کرے میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اوصاف مذکورہ کے زیور سے امام کی ذات مبارک کو مزین فرمایا تا کہ ارباب بصیرۃ ان اوصاف کا معائنہ کریں اور ان کو دیکھ کر متلذذ ہوں یہاں تک کہ وہ کہدیں کہ یہ بشر نہیں ہے۔

دوسری آیت سورۂ آل عمران میں تیسرے جزء کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''**فَإِنْ حَآجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ط وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ط فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ج وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ط وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ** (جزء۳،رکوع۳) (سوۃ آل عمران ، آیت۲۰)''۔پس اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو پس کہدے اے محمدؐ میں تو اپنے کو متوجہ کر چکا ہوں اللہ کی طرف اور وہ بھی متوجہ کردے گا اپنے کو اللہ کی طرف جو میری پیروی کرنے والا ہے۔حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے حکم کیا کہ یہ مَن (مَن اِتبعن کامَن) خاص ہے اور اس سے مراد صرف تیری ذات ہے کوئی اور نہیں میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو امام علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ قرینہ اسکی خصوصیت

پر آیت کے بیان میں موجود ہے اور وہ خصوصیت تھی اہل زمانہ کی خصومت اور دشمنی نبی ﷺ سے دعوت سننے کے بعد اور آپؐ کا ان لوگوں کی خصومت پر اللہ کے حکم سے راضی برضا ہو جانا اور تابع کو چاہیئے کہ وہ ایسا ہی ہو اور وہ ذات مہدی موعود علیہ السلام کی ہے کیوں کہ آپؑ کی دعوت اور خدا کے حکم سے راضی برضا ہو جانا ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا **فان حاجوک** یعنی اگر اہل کتاب تیری نبوت کی صحت اور تیری کتاب کی صداقت پر ادائے تبلیغ کے بعد تجھ سے جھگڑا کریں تو اے محمدؐ تو کہدے یعنے پس تو ان سے کہدے کہ میں نے تمہارے پاس اس چیز کو پہنچا دیا جس کیساتھ میں رسول بنا کر بھیجا گیا لیکن تم اپنے اس علم کے باوجود کہ وہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے حسد وعناد کی وجہ سے مجھ پر اور میری کتاب پر ایمان نہیں لاتے ہو۔ میں نے جھکا دیا اپنے چہرہ کو اللہ کے لئے اور اسلام لایا میں اور وہ بھی اسلام لائیگا جو میری پیروی کرے گا یعنے وہ خالص کریگا اپنی ذات کو اللہ کے لئے مانند خالص کرنے میرے اپنی ذات کو اللہ کے لئے جب کہ جھگڑا کریں گے اس سے اس کے مخالفین پس اس سے معلوم ہوا کہ یہاں متبوع کا تابع مفروض الدعوت اور مفترض الطاعت اور جمیع حالات میں وہ اپنے متبوع کے برابر ہے جیسا کہ کشف الحقایق میں مذکورہ آپ کی خصوصیات سے معلوم ہوتا ہے نور محمدیؐ سے ارواح و انواء کے استخراج کے بیان میں مذکور ہیں اور وہ قول مصنف کا ہے کہ اسی سے روح مہدیؑ قیام پذیر ہوئی جیسا کہ قیام پذیر ہوتا ہے بچہ اپنی ماں سے پس نبیؐ کو جب آپکی نبوت دی گئی تو مہدیؑ کو نبیؐ کی ولایت دی گئی پس مہدیؑ کی ذات نبی ﷺ کی ذات کے مانند ہے اور مہدیؑ کا گروہ نبی ﷺ کے گروہ کے مانند ہے اور مہدیؑ کا صبر نبیؐ کے صبر کے مانند ہے اور مہدیؑ کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند ہے اور اکثر حال میں مہدیؑ نبیؐ کے برابر ہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ نبیؐ اور مہدیؑ علیہما السلام اکثر احوال میں برابر ہیں اور اس امت میں مہدی علیہ السلام کے سوائے کوئی اس شان کا تابع نبی ﷺ کا نہیں ہے پس غور اور انصاف کر کج روی مت کر کیوں کہ یہ بات ظاہر ہے۔

تیسری آیت سوۂ آل عمران میں چوتھے جزء کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔" إِنَّ فِـیْ خَـلْقِ السَّـمَـاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْـلِ وَالنَّهَارِ لَاٰ يٰتٍ لِّأُولِی الْاَلْبَابِ ۞ الَّذِيْـنَ يَـذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَاماً وَّقُعُوْداً وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (جزء۳،رکوع۴) (سوة آل عمران ، آیت ۱۹۱)"۔ (بہتری نشانیاں ہیں) عقلمندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔ روایت کی گئی ہے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے کہ اولی الالباب سے مراد فقط تیری قوم ہے۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو

امام علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ وہ لوگ تمام اُمت سے ثابت قدم اللہ کی مختلف صنعتوں میں غور وفکر کرنے کیلئے اور ہر حالت میں یعنی کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور صداقت کی زبان سے کہنے والے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے اس کو بیفائدہ نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے پس ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے اور وہ اُمت میں مخصوص ہیں اپنی خصوصیتوں مثل توکل تسلیم بذل [1] انفاق مروت اور حلم اکثر احوال محمودہ میں اور یہ باتیں ان میں مشہور ہیں خاص وعام میں سے کسی پر پوشیدہ نہیں اسی کی تائید ہوتی ہے اس سے جو صاحب مظہر شرح مصابیح نے باب انفاق میں کہا ہے کہ لوگوں میں بصیرت رکھنے والے آخرت کی رغبت کرنے والے دنیا کو چھوڑنے والے ایک دن کی قوت پر قناعت کرتے ہیں اور مال کو کسی وقت ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے اور ہر زمانے میں متوکلوں کی ایک جماعت ایسی پائی گئی لیکن عام لوگ اس صفت سے موصوف نہیں ہوئے مگر حضرت مہدی موعود علیہ السلام ہی کے زمانے میں پس اس سے معلوم ہوا کہ اس قوم کے خاص و عام لوگ متوکل ہوں گے جو اوصاف مذکورہ سے موصوف ہیں وہی لوگوں میں بصیرت والے ہیں اس اُمت میں اور وہی ہیں صاحبان عقل اور صحیح ہے جو فرمایا امام مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی مراد کے موافق اور وہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب بیشک تو جس کو داخل کریگا دوزخ میں تو پس تحقیق رسوا کیا تو نے اس کو۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے آپؑ نے فرمایا کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جو شخص آگ میں داخل ہوگا تو پھر اس سے کبھی نہیں نکلے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے اس کے حال کی اپنے قول **فهتد اخزيته** سے یعنی تحقیق رسوا کر دیا تو نے اُس کو یہ اس کے حق میں وعید ہے اور مومن اس سے محفوظ ہے جیسا کہ فرمایا ہے اپنے قول میں اللہ تعالیٰ نے جس دن کہ نہیں رسوا کرے گا نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ اور نہیں ہیں ظالموں کیلئے مدد کرنے والے۔ اور آیت بھی تائید کرتی ہے اس بات کی کیونکہ جو شخص آگ میں داخل ہوا وہ کافر ہی ہے اس کے لئے کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں جیسا کہ مومنین کے لئے ہے اور حق وہی ہے جو فرمایا مہدی موعود علیہ السلام نے کہ مومن نہیں داخل ہوگا آگ میں اور نہ اللہ اسکو رسوا کرے گا کیونکہ آگ میں داخل ہونا اور رسوا ہونا کافر کے لئے ہے نہ کہ مومن کے لئے اور وہی (بصیرت والے) ہیں جو کہتے ہیں۔ اے ہمارے رَب بیشک ہم نے سنا منادی کو اور وہ منادی مہدی موعود علیہ السلام ہیں کیونکہ رسوال اللہ ﷺ کے لئے خطاب داعی کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ بُلا تو اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور نصیحت کے ساتھ پس منادی یعنی مہدی موعود علیہ السلام **ينادى للايمان** ندا کرتے ہیں ایمان کے لئے یعنی ایمان خالص کے لئے اور یہی آپ کا منصب ہے رضوان اللہ علیہ اور حضرت رسول ﷺ نے

---

[1] بذل یعنی بخشش، جود وسخا

احکام شرائع کی بنیاد قائم کی اور آپؐ بلاتے رہے لوگوں کو ان احکام کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور قتل کرتے رہے کافروں اور مشرکوں کو اور نہیں حکم دیا گیا منادی (مہدیؑ) امر جہاد کا اسلام ظاہر کی رعایت سے کیوں کہ مہدی علیہ السلام اُمت رسول اللہ ﷺ پر مبعوث ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **منادیاینادی للایمان** جیسی کہ دعوت مہدی موعود علیہ السلام کی تھی۔ ایمان لاؤ اپنے رب پر **فـامنـا** یعنے پس وہ کہتے ہیں اے رب رہمارے ہم ایمان لائے منادی کی ندا پر اور وہ مہدی موعود علیہ السلام ہیں۔ پس تو معاف کردے ہمارے گناہوں کو اور دور کردے ہم سے ہماری برائیوں کو اور ہمارا خاتمہ کر نیک لوگوں کے ساتھ اور یہ ایمان کامل کا دستور ہے کہ بندہ لحظہ بلحظہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ حضرت صمدیت کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہی بصیرت والے لوگ کہتے ہیں اے رب ہمارے اور ہم کو دے جو تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کی معرفت یہ امر جامع ہے شامل ہے ان تمام چیزوں کو جن کا وعدہ کیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے مومنوں کے لئے انعام واکرام کے ساتھ اپنے رسولوں کی معرفت اور مت رسوا کر تو ہم کو قیامت کے دن۔ کیوں کہ تو نے وعدہ کیا اے ہمارے رب کہ جس دن نہیں رسوا کرے گا اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ اور تو پوری کر ہمارے لئے اس چیز کو جس کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔ پس قبول کیا ان کے لئے ان کے سب نے اس بات کو جس کو وہ اس سے طلب کرتے تھے بیشک میں نہیں ضائع کروں گا تم میں سے کسی عامل کے عمل کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت سب ایک دوسرے کی جنس ہو پھر تفصیل سے بیان فرمایا حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ایک عمل مبہم کو آیت ہذا۔ تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے مری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے کے تحت چنانچہ روایت کی گئی ہے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے آپ نے اپنی آخری عمر میں عجمی زبان میں فرمایا ھاجو اپورا ہوا اور **واخـر جو امن دیارھم** ہوگیا اور **واوذو افی سبیلی** پورا ہوا **قـاتـلـو و قتـلـو ا** رہ گیا ہے ماشاءاللہ ہوگا اور آپ نے امر قتال کو اصحاب کرام مسمی سید خوندمیرؓ کے سپرد کیا اور فرمایا گر تمہارے مقابلہ میں تمام دنیا کا لشکر آئے تو تمہارے پہلے حملہ میں شکست پائے گا اللہ کے حکم سے پھر تم دوسرے دن اللہ کے حکم سے شہادت پاؤ گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے قتل کئے اور قتل کئے گئے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد بندگی میاںؓ بیس سال زندہ رہے چنانچہ ارطاۃ سے مروی ہے کہا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ مہدیؑ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ہے پانچ سال زندہ رہیگا پھر اپنے بستر پر رحلت کرے گا پھر ایک شخص فاطمہؓ کی اولاد سے مہدیؑ کی سیرت پر ہوگا اس کی حیات بیس سال ہوگی پھر وہ انتقال کرے گا قتل ہو کر ترمذی [1] نے اس روایت کو سند سے بیان کیا

---

[1] یہ کتاب تقریباً چارسو سال پہلے لکھی گئی ہے جس زمانہ میں یہ کتاب تالیف ہوئی مطبع نہیں تھا قلمی نسخوں سے (باقی حاشیہ صفحہ ۸ پر)

ہے۔ بندگی میاںؓ اپنی زندگی میں اللہ پر بھروسہ کئے ہوئے اس امر قتال کے منتظر تھے پس جب اس کا وقت آ گیا تو اللہ نے خزانہ غیب سے میاںؓ کو ساٹھ گھوڑے عطا کئے اور آپؓ کے پاس ڈیڑھ سو آدمی جمع ہو گئے اور وہ اسی تیاری کے ساتھ اللہ پر بھروسہ کئے ہوئے تھے ظاہری تصرف حاصل کرنے اور ملک پر قبضہ کرنے کے خیال سے فارغ تھے بادشاہ گجرات مظفر نے محض اپنے انکار مہدیت کی وجہ سے ان کے ساتھ دشمنی کی اور ان سے مقابلہ کیلئے لشکر بھیجا جس میں بارہ ہزار سوار جنگ کے ساز و سامان سے آراستہ تھے اور اسی طرح سولہ ہزار پیدل بھی تھے اور بندگیمیاںؓ کے ساتھ ساٹھ سوار نہتے اور باقی پیدل تھے جب لشکر مذکور ان کے سامنے آیا تو بندگی میاںؓ اور آپؓ کے ساتھی شعار اسلام ظاہر کی رعایت سے ان سے روگردان ہو گئے پس جب دشمن کی فوج ان کے گھروں میں گھس گئی اور مسجد کو جلا دیئے تو بندگیمیاںؓ کو بلا واسطہ حکم خدا ہوا کہ یہ لشکر تمہارے گھروں اور مسجد کو بلا موجب شرع جلا کر کافر ہو گئے اب ان کے لئے کوئی رعایت نہیں پس اب ان کی طرف پلٹو ان کی گردنیں مارو ان کے پیر چھانٹو پس اللہ کے حکم سے ان کی طرف پلٹے اور لڑے ان میں کے بہت ساروں کو قتل کیا اور اللہ نے دشمنوں کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ دفعتہً شکست کھائے اور پلٹ کر دیکھنے کی جراءت نہ کر سکے اور بلا توقف بارہ میل اس طرح بھاگے کہ بڑا چھوٹے کو اور چھوٹا بڑے کو پلٹ کر نہ دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس قتال کو اپنی وحدانیت کی قدرت کی نشانی اور جو وصیّت کہ مہدی موعود علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کو کی تھی اس کی صحت کی دلیل بنایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن خبر دی تھی کہ ابھی ظاہر ہو چکی ہے تمہارے لئے نشانی دو فوجوں میں کہ آپس میں گتھ گئیں ایک فوج تو لڑی تھی اللہ کی راہ میں اور دوسری کافر تھی کہ مسلمانوں کو دیکھتے تھے دو چند آنکھوں دیکھتے اور اللہ زور دیتا ہے اپنی مدد کا جس کو چاہے بیشک اس میں بڑی عبرت ہے بینائی والوں کے لئے یعنے اللہ نے اس جنگ کو آیت اور عبرت بنایا بینائی والوں کے لئے اور وہ مومنین مخلصین ہیں نہ کہ عداوت رکھنے والے منکرین ایسا ہی یہاں بھی پس سمجھ اور انصاف کر اور انصاف کی راہ سے منہ مت پھیر اس لئے کہ امر مذکور ظاہر ہے۔

چوتھی آیت سورۂ مائدہ میں چھٹے جزء کے تیسرے ربع کے قریب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ ۷) احادیث نقل کی گئی ہیں چونکہ حکومت اور سلطنت رکھنے والے مخالفین مہدیؑ اور قوم مہدیؑ سے محض اس لئے مخالفت کرتے تھے کہ مہدیؑ اور قوم مہدیؑ ترکِ دنیا طلبِ دیدارِ خدا کی دعوت دیتے تھے پس مخالفین نے از روے حسد و عناد ان کے ساتھ قتال و جدال کا طریقہ اختیار کیا اور اس حدیث کو جو اوطاۃ سے مروی ہے اور جو لفظ بلفظ گروہ مقدسہ مہدویہ پر صادق آتی ہے قدیم نسخوں سے خارج کر کے چھاپ دیا اس لئے ترمذی کے موجودہ نسخوں میں یہ حدیث نہیں ہے اگر کوئی قدیم قلمی نسخہ ملجائے تو اس میں ضرور یہ حدیث ملے گی بشرطیکہ وہ نسخہ چار سو ل سال پہلے کا ہو۔

اٰمَنُوۡا مَنۡ یَّرۡتَدَّ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ یُّحِبُّہُمۡ وَیُحِبُّوۡنَہٗۤ ۙ اَذِلَّۃٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ۫ یُجَاہِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (جزء۶،رکوع۳)(سورۃ المائدۃ، آیت۵۴)''۔تو قریب میں اللہ ایسی قوم موجود کرے گا کہ اس قوم کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ قوم اللہ کو دوست رکھتی ہوگی الخ مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے،آپؑ نے فرمایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپؑ نے فرمایا کیونکہ یہی معنی لفظ سوف سے ظاہر ہیں کیوں کہ سوف مستقبل بعید کے لئے موضوع ہے اور وہ وسط اُمت ہے جو مہدیؑ کے خروج سے متصل ہے اور یہی مفہوم حدیث کے الفاظ کا ہے کہ مہدیؑ میری اہل بیت سے ہے وسط اُمت میں مفسرین نے اس قوم کو مشخص کرنے میں بے حد اختلاف کیا ہے اس طرح کہ کسی نے بھی معنی لفظ کی حقیقت نہیں پائی جس پر ظاہر عبارت کا اطلاق ہو بلکہ سب کے سب حیران ہوکر رہ گئے اور کہا کہ اس قوم سے مراد قوم انصار یا ابوبکرؓ یا سلمانؓ ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے چنانچہ معالم التنزیل کی عبارت سے ظاہر ہے جہاں کہ کہا اس سے مراد انصار یا ابوبکرؓ یا سلمان نہیں بلکہ ایک قوم کا نبی ﷺ کے بعد زمانہ مستقبل میں آنا مراد ہے اور ایسا ہی کہا ہے قاضی شہاب الدین نے اپنی تفسیر مسمیٰ بہ بحرالمواج میں اور صاحب تفسیر نیسا پوری کی عبارت یہ ہے کہ شاید اس سے مراد مہدیؑ کی قوم ہے اور صحیح وہی ہے جو مہدیؑ نے اللہ تعالیٰ کی مراد فرمائی حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو خبر دی کہ کہدے ان مومنین سے جو حاضر ہیں جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پلٹتا ہے تو پلٹ جائے اللہ اس کے ایمان سے بے نیاز ہے پس اللہ قریب میں ایک قوم کو لائیگا یعنے اللہ زمانۂ مستقبل میں ایک قوم کو لائیگا جس میں مرتدوں کی شاخ نہ ہوگی بلکہ اس قوم کے لوگ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے احکام ظاہری و باطنی کے مطیع و منقاد ہوں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھے گا اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے یہ وہ زبردست عطا ہے جو جملہ عطاؤں کے برابر ہے۔ کیونکہ محبت نہیں ملتی مگر اللہ کے اولیاء اور اصفیا کو پس اسکے یہ معنی ہوئے کہ اس قوم کے لوگ سب کے سب اولیاء ہیں اور یہی معنی اس آیت کے بیان میں ظاہر ہیں پس بخوبی سمجھ لے کہ یہ بات ظاہر ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اور اللہ جاننے والا بڑی گنجایش والا خبردار ہے۔

پانچویں آیت سورۂ انعام میں ساتویں جزء کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' قُلۡ اَیُّ شَیۡءٍ اَکۡبَرُ شَہَادَۃً ؕ قُلِ اللّٰہُ ۟ۙ شَہِیۡدٌۢ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَکُمۡ ۟ وَاُوۡحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِہٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّکُمۡ لَتَشۡہَدُوۡنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِہَۃً اُخۡرٰی ؕ قُلۡ لَّاۤ اَشۡہَدُ ۚ قُلۡ اِنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا

تُشْرِکُونَ (جزء۷،رکوع۲)(سوۃالانعام، آیت ۱۹)''۔ اوروحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تا کہ میں ڈراوں تم کو اس کے ذریعہ اوروہ ڈرائیگا جو میرے مقام کو پہنچے مہدی موعودعلیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ یہ من خاص ہے اوراس سے مرادفقط تیری ذات ہے، کوئی اورنہیں ۔ میں کہتا ہوں حق وہی جو آپؑ نے فرمایا کیونکہ آیت کے معنی میں قرینہ اسکے خاص ہونے پر ظاہر ہے اسطرح کہ وہ معنی دوسرے کیلئے سزاوارنہیں اوراس میں تین وجہ ہیں پہلی وجہ یہ کہ لیّ میں جو یاہے اس پرعطف ہو یعنی '' وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلِیْ منْ بلغ'' اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ یہ قرآن وحی کیا گیا ہے میری طرف اوراس شخص کی طرف جو میرے مرتبہ ومقام کو پہنچے پس اگر کہے تو کہ مہدیؑ کی طرف قرآن کا وحی کیا جانا کیا معنی رکھتا ہے نبی ﷺ کی طرف وحی کیا جانا تو ظاہر ہے خاس وعام سے کسی پرمخفی نہیں تو میں کہونگا کہ مہدیؑ کی طرف وحی معنی کے اعتبار سے ہے مہدیؑ کی طرف معنی قرآن بلاواسطہ وحی کئے جائیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر ہمارے ذمہ ہے قرآن کا بیان یعنے ولایت محمدیؐ کے اظہار کے ساتھ مہدی موعودعلیہ السلام کی زبان سے اوردوسری وجہ یہ ہیکہ عطف اس ضمیرمستتر پر ہوجو لا نذرکم میں ہے اوریہ بات معطوف ومعطوف علیہ میں فصل ہونے سے جائز ہے ۔یعنی میں ڈراوں گا تم کوقرآن کے ذریعہ اوروہ ڈرائیگا تم کوقرآن کے ذریعہ جو میرے مقام کو پہنچے تیسری وجہ یہ ہیکہ عطف ضمیر کُم پرہوجو لانذرکم میں ہے یعنے قرآن کے ذریعہ میں تم کوڈراوٗں گا اوروہ ڈرائیگا جو میرے مقام کو پہنچے ۔پس اس صورت میں ومن بلغ سے مرادمہدیؑ کی ذات ہوگی اورجوضمیر بلغ میں پوشیدہ ہے قرآن کی طرف راجع ہے محذوف ہے یعنی اورجس کوقرآن بطریق وراثت پہنچے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کوجنھیں ہم نے منتخب کرلیا اپنے بندوں میں سے پس ان میں سے بعض اپنے نفس پرظلم کرنے والے ہیں الخ اس بیان میں ایک لطیفہ ہے،جس سے وہی مطلع ہوسکتا ہے جو معانی قرآن کے سمندرکا غواص ہواوروہ یہ کہ قوم مہدیؑ کے حق میں منذر(ڈرانے والے)حقیقتہً نبی ﷺ ہیں کیونکہ مہدیؑ آپ کی ولایت کے مظہر ہیں (پس مہدی کا منذرہونا حقیقتہً نبی ﷺ کا منذرہونا ہے)۔

چھٹی آیت سورۂ انعام میں ساتویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے،اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''اُولٰـئِکَ الَّذِیْنَ آتَیْنَاهُمُ الْکِتَابَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَاِنْ یَّکْفُرْ بِهَا هٰؤُلَآءِ فَقَدْ وَکَّلْنَا بِهَا قَوْماً لَّیْسُوا بِهَا بِکَافِرِیْن(جزء۷، رکوع۴)(سوۃ الانعام، آیت ۸۹)''۔پس اگرانکارکریں اُن قرآنی خبروں سے جن کوتوان پر پڑھتا ہے تو ہم نے مقرر کیا ہے ان پرایک قوم کوجو اِن کا انکارکرنے والی نہیں ہے۔مہدی موعودعلیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مرادفقط تیری قوم ہے کوئی اورنہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جوآپ علیہ السلام نے

فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو خبر دی ہے کہ اگر انکار کریں انکا۔ یعنے اگر انکار کریں ان چیزوں کا جو انبیاء مذکور کو دی گئیں کتاب اور حکمت کی قسم سے یہ سب لوگ یعنے یہ سب مخالفین یٰـاھٰـئـو لاء کا اشارہ نبی ﷺ کے اطراف و جوانب کے کفار کی طرف ہے۔ تو ہم نے مقرر کیا ہے ان پر ایک قوم کو۔ وہی مہدی موعود علیہ السلام کی قوم ہے۔ یہ قوم نہ ماننے والی نہیں ہے یعنے ان میں کفر و عناد رکھنے والوں کی شاخ نہ ہوگی بلکہ وہ سب مصدقین ان تمام امور کی اطاعت کرنے والے ہوں گے جو اے محمد ﷺ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا وصف اپنے اس قول میں فرمایا ہے کہ قریب میں لائیگا اللہ ایک قوم کو الخ پس ان دونوں آیتوں کے سیاق سے معلوم ہوا کہ اس قوم کو اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کے فضل سے جو عطا ہوئی۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرے اللہ کا فضل بہت بڑا ہے اور یہ ظاہر ہیکہ فضل کی عطا کا تعلق محض کرم سے ہے عمل سے نہیں اور نہ ذات و نسب سے ہے چنانچہ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا فضل اسی کے لئے ہے جس پر اللہ فضل کرے نہ کہ عمل اور ذات کے اعلیٰ ہونے سے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنے دین کی راہ دکھائی پس تو ان کی ہدایت کی پیروی کر اولـــئـک کا اشارہ مہدی موعود علیہ السلام کی قوم کی طرف ہے، یعنے (اے محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی کثیر عطا سے سرفراز کیا ہیکہ انکا شمار نہیں ہوسکتا اور اپنی عنایت سے ان کو تیری ولایت کی جانب ہدایت کی اور تیری ولایت کی اتباع کے زیور سے ان کو آراستہ کیا ہے اور وہ ولایت (مہدیؑ) تیرا باطن ہے تو اس کی پیروی کر وہی[1] توحید خالص ہے چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں [2] احمد بلا میم ہوں۔

---

[1] وہی توحید خالص ہے یعنی مہدی علیہ السلام توحید خالص ہے۔ توحید کے معنی ایک جاننا۔ خالص یعنے جو کسی دوسری شے سے ملا نہو یعنی مہدی علیہ السلام شرکِ جلی و خفی سے پاک ہیں چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سبحان اللّٰہ و ماانا من المشرکین پاک ہے اللہ اور محمد و مہدی علیہما السلام شرک سے پاک ہیں (توحید خالص ہیں) اور مخلوق کو خالص توحید کی طرف بلانے والے ہیں۔

[2] آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں احمد بلا میم ہوں یعنے موحد خالص ہوں (شرکِ جلی و خفی سے پاک ہوں) حضرت بندگیمیاں شاہ برہان الدینؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اولواالالباب (صاحبانِ عقل یعنے آٹھ پہر اللہ کے ذکر میں مشغول رہنے والی، جماعت میں سے ایک عارف نے اچھی رباعی فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ:

اے مہدی آخرزماں آپ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ باطن میں خود محمد ہیں
بارک اللہ مرحبا آپکی تشریف آوری احمد کے مانند ہوئی
مشہور مہر ولایت آپکی پشت مبارک پر (آپ کے خاتم ولایت محمدیؐ ہونے کا نشان) رکھتی ہے
اے بحر حقیقت کے رہرو آپ احمد بے میم ہوکر آئے

ملاحظہ ہو شواہد الولایت باب (۳۰)

ساتویں آیت سورۂ انفال میں دسویں جزء کے ربع اوّل میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''یٰٓا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْن (جزء۱۰،رکوع۱)(سوۃ الأنفال، آیت ۶۴)''۔ اے نبیؐ کافی ہے اللہ تیرے لئے اوراس کے لئے بھی جو تیرا تابع ہے مومنین سے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایاہے کہ یہ مَن خاص ہےاوراس سے مراد فقط تیری ذات ہے نہ کہ تیرا غیر۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ قرینہ اس کے اختصاص پر ظاہر ہے بیان آیت کا یہ ہے کہ اس آیت میں نبیﷺ کی تسلّی کی گئی ہے کفار کے دھوکہ دینے اور تکلیف پہنچانے پر اور آپؐ کے تابع تام کے لئے بھی ایسی ہی تسلّی چاہیئے تھی اور وہی مہدی موعود علیہ السلام ہیں کیونکہ آپؑ کے ساتھ بھی مخصوص ہیں سخت ترین عداوتیں اور ایذائیں آپؑ کے اہل زمانہ کی چنانچہ فتوحات مکّی میں آپؑ کے حق میں مذکور ہے کہ جب یہ امام مہدیؑ نکلے گا تو نہیں ہونگے مہدیؑ کے کھلے دشمن مگر خصوصاً فقہاء کیوں کہ ان کی بزرگی باقی نہیں رہے گی اور جب مہدیؑ ان کے عمل کے خلاف حکم کرے گا تو وہ اس کو گمراہ سمجھیں گے کیوں کہ ان کا اعتقاد یہ ہوگا کہ اجتہاد کا زمانہ ختم ہوگیا ہےاور نیز ان کا اعتقاد ہے کہ ان کے ائمہ کے بعد اب کسی کو درجۂ اجتہاد نصیب نہیں ہوسکتا اور اگر اس کے ہاتھ میں تلوار (معجزہ کی) نہ ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ دیدیتے اور اگر وہ صاحب مال وسلطنت ہوتا تو اس کے مال کی لالچ اور اس کی سلطنت کے خوف سے فقہاء اس کے فرمانبردار ہوجاتے پس معلوم ہوا کہ اہل زمانہ کی مکاری اور ایذارسانی نبی اور مہدی علیہما السلام سے خاص ہےاور ان دونوں کے ساتھ غربت مخصوص ہے جیسا کہ حدیث ہے بیشک دین شروع ہوا غربت کی حالت میں اور قریب ہے کہ ہوجائے ویسا ہی جیسا کہ شروع ہوا یعنی قریب ہے کہ ہوجائے دین غربت کی حالت میں مہدیؑ کے زمانہ میں جیسا کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں تھا اور غربت سے مراد ہجرت اخراج ایذا اور قتل ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی تسلی کے لئے فرمایا کہ اے نبیؐ تیرے لئے اور تیرے تابع (مہدیؑ) کیلئے اللہ کافی ہے یعنے ہم تیری نبوت کے امور اور تیری ولایت کے احکام کو پورے کریں گے اور کفار[1] کی ایذارسانی اور مکاری ان دونوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ۔ اور اللہ کو تو اپنے نور کا پورا کرنا ہے اگر چہ برا لگے کافروں کو۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ نبی اور مہدی علیہما السلام تمام احوال میں برابر ہیں اور صحیح وہی ہے جو مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ یہ مَن خاص ہے مہدی علیہ السلام کے سوائے کسی کے لئے سزاوار نہیں پس خوب سمجھ لے کہ یہ بات واضح ہے۔

آٹھویں آیت سورۂ ہود میں گیارہویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' الٓـرٰ قف

[1] کفار یعنی یہود ونصاریٰ اور امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ کے مخالفین۔

کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ o (جزء۱۱، رکوع۴) (سوۂ ھود ، آیت ۱)''۔ پھر تفصیل سے بیان کی جائیں گی حکمت والے باخبر اللہ کی طرف سے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے اس کو مراد اللہ کے موافق اس طور پر بیان فرمایا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں مضبوط کی گئی ہیں۔ محمد ﷺ کی زبان سے پھر تفصیل سے بیان کی جائیں گی اس کی آیتیں مہدی موعود علیہ السلام کی زبان سے حکیم وخبیر کی طرف سے۔ یعنے اس کتاب کی آیتیں من عند اللہ بحکم ازل ثابت ہیں یعنے نزول قرآن کی مضبوطی محمد ﷺ سے اور بیان قرآن کی مضبوطی مہدی علیہ السلام سے ثابت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے نہ ہلا قرآن پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ تو جلد اس کو یاد کرلے بیشک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا پھر جب ہم قرآن پڑھا کریں تو پیروی کر اس کے پڑھنے کی۔ پس نبی ﷺ کو جو کچھ حکم ہوا آپؐ نے اس کی تعمیل فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے بیان قرآن کو اپنی جانب منسوب کیا اور فرمایا۔ پھر تحقیق کہ ہمارے ذمہ ہے بیان قرآن کا یعنی ہم قرآن کو بیان کرینگے مہدی موعودؑ کی زبان سے آخر زمانہ میں وہی وارث ہے (اس بیان کا) اور خاتم ہے ولایت محمدیہ گا اور عالم ہے اللہ کی کتاب کے اسرار کا چنانچہ اسی بات پر دلالت کرتے ہیں احادیث وروایات۔

نویں آیت سورۂ ہود میں دسویں جزء کے پہلے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَ یَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ وَ مِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰٓی اِمَامًا وَّ رَحْمَۃً ط اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ط وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُہٗ فَلَا تَکُ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْہُ اِنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ o (جزء۱۲، رکوع۱) (سوۃ ھود ، آیت ۱۷)''۔ کیا پس وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے حجت پر ہوالخ امام مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ یہ من خاص ہے اور اس سے مراد فقط تیری ذات ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ لفظ مَن عمومیت کا احتمال رکھتا ہے اور خصوصیت باقتضاء قرینہ ثابت ہوتی ہے جو بیان آیت میں ظاہر ہے اس طرح کہ مہدی موعودؑ کے سوائے کوئی من کا مصداق ہونے کے لائق نہیں اگر اس کا اطلاق افراد مومنین سے فرد عام پر کیا جائے تو آیت کے نفس معنی کے لحاظ سے درست نہیں اور اگر اس کا اطلاق افراد اولیاء میں سے کسی فرد خاص پر کیا جائے تو معنی آیت کے موافق ہوتا ہے اور اولیاء میں فرد خاص مہدی موعودؑ ہی ہیں یہ بات دین کی ذراسی سمجھ رکھنے والے پر مخفی نہیں اور صحیح وہی ہے جو مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ من سے مراد مہدیؑ کی ذات ہے نہ کہ غیر۔ اور بینہ سے مراد ولایت مصطفیٰ ﷺ ہے اور وہ باطن مصطفیٰ ﷺ ہے۔ یعنی یہ ہے کہ کیا پس وہ شخص جو ولایت مصطفیٰ ﷺ پر ہوا اپنے رب کی طرف سے ایسے شخص کے

مانند ہوسکتا ہے جو اس کے برعکس ہو یعنے دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور پیچھے آتا ہے اس کے گواہی دینے والا یعنے مہدیؑ کے پروردگار کی طرف سے قرآن مہدیؑ کے پیچھے آتا ہے گواہی دینے والا ہے اس بات کی کہ مہدیؑ اپنے ہر قول میں سچا ہے جیسا کہ قرآن نے ہمارے نبی ﷺ کی سچائی پر گواہی دی اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب ہے۔یعنی قرآن سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب بھی گواہی دینے والی ہے کہ مہدیؑ صادق ہے اور امام ہے جو محمد ﷺ کی اُمت کو ہلاکت سے بچانے آئے گا یعنی مہدیؑ کا ذکر گذشتہ انبیاءؑ کی کتابوں میں موجود ہے چنانچہ کعب الاحبار سے مروی ہے کہا بیشک میں پاتا ہوں مہدیؑ کو لکھا ہوا انبیاءؑ کی کتابوں میں اس کے حکم میں کوئی ظلم اور عیب نہیں ہے ابو عمرو مقری نے اس روایت کو اپنی سنن میں سند سے بیان کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے اسکو سند سے بیان کیا ہے درآنحالیکہ وہ امام اور رحمت ہے یہ دونوں (اماماو رحمۃ) کان کی ضمیر کے حال ہیں یعنے آیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے حجت پر ہو اس حال میں کہ وہ امام اور رحمت ہے۔مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا یہ وہی امام ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنی اولاد سے جس کے ہونے کی دعا فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اور میری ذریت سے۔اس کی تقدیر یہ ہیکہ مجھے اور میری اولاد سے امام بنا پس اس سے معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ذکر انبیاءؑ گذشتہ کی کتابوں میں ہے جیسا کہ ابراہیمؑ کی دعا اور کعب احبار کے قول سے ظاہر ہے پس مہدیؑ کا ذکر قرآن میں کیونکر نہ ہوگا کیوں کہ قرآن ان تمام امور پر مشتمل ہے جو اگلی کتابوں میں تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی چیز تر و خشک نہیں مگر اس کا ذکر کتاب مبین میں ہے وہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں اولئک کا اشارہ مہدی موعود علیہ السلام کی قوم کی طرف ہے یہ بات ذکر من سے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ ھم کی ضمیر قوم موسیٰؑ کی طرف راجع ہونا موسیٰؑ کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے اور ہم نے عطا کی موسیٰؑ کو کتاب تا کہ لوگ ہدایت پائیں۔یعنی تا کہ موسیٰؑ کی قوم کے لوگ ہدایت پائیں اگر چہ کہ اس قوم کا ذکر نہیں ہوا تھا (لیکن موسیٰؑ کے ذکر سے ھم کی ضمیر قوم موسیٰؑ کے لئے ہونا ثابت ہے) ایسا ہی اولئک سے مراد مہدی موعود علیہ السلام کی قوم ہے جو مہدی پر ایمان لائی جس کا اسم مبارک سید محمد بن سید عبد اللہ ہے اور جو کوئی کفر کرے اس کا فرقوں میں سے یعنے جو کوئی کفر کرے مہدی موعود علیہ السلام کا اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہے تو وہ خواہ کسی فرقہ سے ہو عالم ہو یا زاہد بادشاہ ہو یا امیر خواہ کسی قبیلہ سے ہو پس دوزخ اس کا وعدہ گاہ ہے۔یعنے اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس سے کبھی نجات نہیں پائے گا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے جس کو تو آگ میں ڈالے پس بیشک اس کو رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔پس تو اے محمد ﷺ شک میں مت رہ یعنی تو شک مت کر یقین رکھ اس کا (مہدیؑ کا) وجود قائم ہے تیری اُمت کو ہلاکت سے بچانے کیلئے یہ خطاب نبی ﷺ سے ہوا ہے جو ظاہر ہے مراد اس سے محمد ﷺ اور آپؐ کی اُمت ہے خطاب مذکور کے ذریعہ آگاہ

کیا گیا ہے کہ تم سب شبہ میں مت رہو بیشک وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ یعنی اس کا وجود حق ہے تمہارے رب کی طرف سے یعنی یقین کرو کہ مہدی موعود علیہ السلام کی بعثت ثابت ہے اللہ کے پاس اور ایمان لاؤ اس پر جس وقت کہ وہ تمہاری طرف نکلے۔ اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ یعنے مہدی موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ سنت الٰہیہ اسی طرح جاری ہوئی ہے ہر نبی کے زمانہ میں چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کم ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور اکثر ان میں کے فاسق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پس کیا جب کبھی لائے تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم جس کو نہیں پسند کرتے تھے تمہارے نفس تو تم تکبر کرنے لگے پھر ایک جماعت کو (رسولوں کی) تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کرتے تھے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہے اور اس میں ایک فائدہ ہے وہ یہ کہ لوگوں کا انکار خود مہدیؑ کی تائید کرنے والا ہے اور دلیل ہے مہدیؑ کے ثبوت مہدیت کی کیوں کہ لوگوں کا انکار نص سے ثابت ہے اور ایسا ہی مذکور ہے عقد الدرر میں روایت ہے ابوعبداللہ حسین ابن علیؓ سے آپ نے فرمایا اگر مہدی مبعوث ہوگا تو لوگ اس کا انکار کریں گے۔ اور ایسا ہی ہے فتوحات مکی میں کہ جب امام مہدیؑ نکلے تو اس کے کھلے دشمن خاص کر فقہاء ہوں گے کیونکہ ان کی ریاست باقی نہیں رہے گی۔

دسویں آیت سورۂ یوسف میں تیرھویں جزء کے دوسرے ربع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ط وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ہ (جزء۱۳، رکوع۲) (سورۂ یوسف، آیت ۱۰۸)'' کہد وا ے محمدؐ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو اللہ کی طرف بینائی پر میں اور میرا تابع۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ مَنِ اتَّبَعَنِی کا مَنْ خاص ہے اور اس سے مراد فقط تیری ذات ہے اس میں غیر شریک نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ اس مَــن کے خاص ہونے پر آیت کے بیان میں قرینہ موجود ہے اس لئے اس کا عطف اس پوشیدہ ضمیر پر ہے جو اَدْعُوْ میں ہے آیت شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ بلاتا ہوں میں اللہ کی طرف بینائی پر اور وہ بھی بلائے گا اللہ کی طرف بینائی پر جو میرا تابع ہے اور یہ عطف اس بات کو چاہتا ہے کہ تابع اور متبوع کی دعوت ایک ہی مرتبہ میں ہو ورنہ دونوں دعوتوں میں تفرقہ لازم آئیگا اور جملہ کے عطف میں مناسبت کا ہونا ایک ایسا امر مرعی ہے جو وصل[1] کے بہترین مقامات میں سمجھا جاتا ہے اور یہ معلوم ہے کہ نبی ﷺ پر دعوت فرض تھی تو اسی طرح آپؐ کے تابع پر بھی فرض ہونا چاہئے

[1] تمام وصل و فصل کی توضیح کتب علم معانی و بیان میں شرح وبسط کے ساتھ ہوچکی ہے اور علماء معانی و بیان نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ایک جملہ کا عطف دوسرے جملہ پر ہو تو دونوں میں مناسبت کا ہونا لوازم میں سے ہے ورنہ عطف صحیح نہیں سمجھا جاتا جیسا کہ زید کھایا اور بیل آیا یہ عطف اہل زبان کے پاس مکروہات وصل میں ہے کیونکہ بیل اور زید میں کوئی مناسبت نہیں۔

اور وہ تابع جس پر دعوت فرض ہو جیسا کہ وہ فرض تھی نبی ﷺ پر تو وہ مہدیؑ کے سوا اور کسی پر نہیں ہو سکتی کیونکہ مہدیؑ کی بعثت اسی کام کے لئے ہے جیسا کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ کیسے ہلاک ہوگی میری اُمت میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰؑ اس کے آخر میں ہیں اور مہدیؑ میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے پس جیسا کہ نبی اور عیسیٰ علیہما السلام اللہ کی طرف بلانے والے ہیں اسی طرح مہدی اللہ کی طرف بلانے والا ہے اور چونکہ اللہ کا قول من اتبعنی مطلق ہے (فن اصول فقہ کے اعتبار سے) مطلق سے مراد فرد کامل ہی ہوتا ہے جو اتباع میں فرد کامل ہوگا وہ مہدیؑ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ مہدیؑ ہمارے نبی ﷺ کی ولایت کا خاتم ہے اور اس بات میں دلیل قاطع تو محض مہدی موعود علیہ السلام ہی کا قول ہے جس کا قبول کرنا ہم پر واجب ہے ان ہی دلائل سے جن سے انبیاء علیہما السلام کا قول قبول کرنا واجب ہوا ہے جو از قسم اخلاق ہیں اور اللہ بہتری کا الہام دینے والا ہے۔

گیارہویں آیت سورۂ ملائکہ میں بائیسویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' ثُمَّاَوْ رَ ثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِ یْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَا دِ نَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ مِنهُمْ سَابِقٌ م بِالْخَیْرٰتِ بِا ذْنِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَالْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ہ ط (جزء۲۲، رکوع۴) (سوۃ فاطر، آیت ۳۲)''۔ پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب کرلیا اپنے بندوں میں سے پس بعض ان میں کے ظالم النفس ہیں الخ مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ وارثین کتاب سے مراد تیری قوم ہے فقط ان کے سوائے نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ پہلی آیت کے سیاق سے اس کی تائید ہوتی ہے اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے بیشک جو لوگ پڑھتے ہیں اللہ کی کتاب الخ امید رکھتے ہیں کہ اپنی تلاوت کا کامل ثواب بغیر نقصان کے دیئے جائیں گے اسی طرح نماز کا اور راہ خدا میں چھپا کر اور ظاہر کر کے خرچ کرنے کا اور اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے ان کو (نعمتوں میں) اپنے فضل سے۔ بیشک وہ بخشنے والا ہے ان کے قصور کو جو اوامر کی ادائی میں ان کی جانب سے ہو اور شکر گزاری کی جزا دینے والا ہے جو کچھ کہ وہ محنت کریں اوامر کی ادائی میں اور عطا کرنے والا ہے ان کو جو کچھ وہ اس سے مانگیں اور فرماتا ہے جن لوگوں کی نسبت ہم نے تجھ پر وحی نازل کی ہے ان کا وصف ایسا ہے بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے احوال اور ان باتوں کو جو ان کی شان کے لائق ہیں اور ان امور کو جن کے مستحق ان کے نفوس ہیں البتہ جاننے والا دیکھنے والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو خبر دی ہے کہ ہم نے وارث بنایا کتاب کا یعنی وارث بنایا معانی قرآن کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب کرلیا تاکہ قرآن کے معانی اور اشارات و رموز کو ظاہر کریں۔ اپنے بندوں میں سے وہ مہدی موعود علیہ السلام کی قوم [(حاشیہ صفحہ (۲۹)۔ اِنَ الَّذِیْنَ یَتْلُوْن کتٰبَ اللّٰہ و اقامو الصلوٰۃ و انفقو امتما رزقنٰھم سرّاو

علانية يرجون تجارة لن تبور ليو فيهم اجور هم ويذيد هم من فضله انه غفور شكور (جزء۲۲، رکوع ۱۶) جولوگ تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی اور قائم رکھتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو دے رکھا ہے پوشیدہ اور ظاہر وہ امیدوار ہیں ایسے بیوپار کے جو کبھی ہلاک ہی نہ ہوتا کہ ان کو پورا پورا دے ان کے اجر اور ان کو زیادہ بھی دے اپنے فضل سے بیشک وہ بخشنے والا قدر دان ہے۔] اسی معنی کی تائید کرتا ہے وہ قول جو عوارف میں مذکور ہے ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نہیں ہے کوئی آیت مگر اس کے لئے ایک قوم ہے جو قریب میں اس آیت کا معنی جانے گی صاحب زوارف مولانا علی پیرو نے کہا ہے۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ بعض معانی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں نہیں گزرے تھے وہ گزریں گے بعض مشائخین خصوصاً اصحاب مہدیؑ کے دلوں میں۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ صحیح وہی ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام نے بامر اللہ فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مہدی علیہ السلام ہی کا عہدہ ہے کیوں کہ آپ علیہ السلام عالم ربانی ہیں آپ علیہ السلام پر کتاب اللہ کے وہ اسرار منکشف ہیں کہ نبی ﷺ کے بعد آپؑ کے سوائے کسی پر منکشف نہوئے چنانچہ یہی بات احادیث و روایات سے معلوم ہوتی ہے اور وارثین کتاب تین قسموں پر منقسم ہیں بعض ان میں سے ظالم النفس ہیں یعنی وہ لوگ جو دُنیا اور لذایذ دُنیا اور تمام لوازم ناسوت کے تارک اور مقام ملکوت تک پہنچے ہوئے ہیں اور ملکوت کی خبر رکھتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں دنیوی خطرے اور نفسانی لذتوں کا گذر بھی ہوتا ہے اور یہی ان کا ظلم ہے اپنی ذاتوں پر لیکن وہ ان خطرات میں نہیں پھنستے اور بعض ان میں سے مقتصد ہیں یعنے وہ جملہ بھلائیوں کا قصد رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کی عنایت اور اس کی ہدایت کے فیض سے دنیوی خطروں اور نفسانی لذتوں پر غالب آ گئے ہیں اور مقام ملکوت سے ترقی کر کے مقام جبروت تک پہنچ گئے ہیں اور اس سے مطلع ہو چکے ہیں اور پستی کی طرف کبھی رجوع نہیں ہوتے اور بعض ان میں سے سابق بالخیرات ہیں یعنی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی محبت میں سبقت رکھنے والے اور اللہ کی ذات میں واصل ہیں اور اللہ کی ذات میں ان کو سیر حاصل ہے اور ہر سانس میں ایک ایسے مقام پر ترقی پاتے ہیں کہ فہم متکلم اور ذہن سامع اس سے مطلع نہیں ہوسکتا اللہ کے حکم سے۔ یعنی اللہ نے ان کو اس مقام تک اپنے حکم سے پہنچایا۔ یہ یعنی یہ عطا اللہ کا سب سے بڑا فضل ہے۔

بارہویں آیت سورۂ محمد صلعم میں چھبیسویں جزء کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''هَاأَنتُمْ هَؤُلَاء تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاء وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم (جزء۲۶، رکوع۲)(سوۂ محمد، آیت ۳۸)''۔ اور اگر تم روگردانی کروگے تو اللہ تمہارے بدلے لائیگا ایک قوم کو تمہارے سوائے۔ مہدی موعود علیہ السلام

سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ پہلی آیت کا سیاق عبارت اسی کی تائید کرتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ہے کہ کہدے مومنوں سے کہ اے مومنو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروالخ یعنی اگر تم ایسا اور ایسا کروگے تو تم کو تمہارا اجر دے گا اور تمہارے سارے اموال نہیں چاہے گا یہاں تک کہ تم پر شاق گذرے بجز تھوڑے خرچ کے جو عشر کا چوتھا حصہ ہے اور اگر تم ایسے آسان کام میں بھی بخالت کروگے تو پس اللہ بے نیاز ہے تمہارے خرچ کرنے سے اور وہ تمہارا محتاج نہیں اور تم ہی ہر وقت اس کے محتاج ہو اور اس بخالت کے ساتھ اگر تم ان تمام امور سے جن کا تم کو اللہ نے حکم دیا ہے پھر جاوگے تو تمہارے بدلے ایک دوسری قوم کو لائے گا وہ مہدی موعود علیہ السلام کی قوم ہے پھر وہ تم جیسے نہوں گے یعنی وہ قوم والے اطاعت اور خرچ کرنے اور تمام اوامر مذکورہ کی ادائی میں تم جیسے نہوں گے بلکہ وہ تمام دینی حالات میں تم سے اچھے ہوں گے اور دنیوی اشغال سے پرہیز کریں گے اور اپنے سب کاروبار تمام حالات میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں گے چنانچہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں حدیثیں جو ان کے حق میں آئی ہیں جن کا ذکر تفسیر لباب وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے قول۔ آگاہ رہو بیشک اولیاء اللہ کو کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں کے تحت کیا ہے اور اس کی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جو تذکرۂ قرطبیٔ میں مذکور ہے نبی ﷺ نے انہی کے حق میں فرمایا ہے کہ۔ البتہ عیسیٰؑ ایسی قوم کو پائیں گے جو تم جیسی یا تم سے اچھی ہوگی اسی طرح تین دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس کو ابن برجان نے اپنی کتاب الارشاد میں سند سے بیان کیا ہے۔

تیرہویں آیت سورۂ رحمٰن میں ستائیسویں جزء کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''خَلَقَ الْاِ نْسَا نَ ہ عَلَّمَهُ الْبَیَا نَ ہ (جزء ۲۷، رکوع ۱۱)(سوۃ الرحمٰن، آیت ۳، ۴)''۔ پیدا کیا انسان کو اس کو بیان کی تعلیم دی۔ مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ انسان سے مراد تیری ذات ہے میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ آیت کا معنی اس کا موئید ہے یعنے رحمٰن نے محمد ﷺ کو تنزیل وترتیب کے ساتھ قرآن کی تعلیم دی جیسا کہ اللہ کے قول میں ہے کہ۔ ٹھیرا ٹھیرا کر قرآن پڑھا کر۔ نیز فرمایا ہے پھر جب ہم قرآن پڑھا کریں تو پیروی کر اس کے پڑھنے کی یعنی پڑھ ہمارے پڑھنے کے بعد ہماری تعلیم سے۔ پیدا کیا انسان کو یعنی مہدی علیہ السلام کو۔ اس کو بیان کی تعلیم دی یعنی اللہ تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام کو قرآن کا بیان سکھایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ۔ پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان یعنی ہمارے ذمہ ہے قرآن کا بیان مہدی موعودؑ کے زبان سے آخر زمانہ میں ہمارے سوائے کسی کا یہ کام نہیں اسی غرض کا بیان اللہ تعالیٰ کے قول ثم اِنَّ علینا بیانه کے تحت انشاء

اللہ تعالیٰ واضح طور پر کیا جائیگا۔

چودہویں آیت سورۂ واقعہ میں ستائیسویں جزء کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ ۔(سورۂ واقعہ ، آیت ۱۴)اورتھوڑے آخرین میں سے۔ مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول اور ایک جماعت ہے اولین میں سے اس اُمت کے اگلے لوگ مراد ہیں اور وہ نبی ﷺ کے اصحابؓ اور ان کے تابعین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قول اور ایک جماعت ہے آخرین سے۔ اس اُمت کے پچھلے لوگ مراد ہیں اور وہ فقط تیری قوم ہے۔

پندرہویں آیت سورۂ واقعہ میں ستائیسویں جزء کے تیسرے ربع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ (جزء ۲۷، رکوع ۳)(سوۃ الواقعۃ، آیت ۴۰)۔ ایک جماعت ہے آخرین سے۔ مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ایک جماعت ہے آخرین سے فقط تیری قوم مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول ایک جماعت ہے اولین سے نبی ﷺ کے اصحابؓ اور ان کے تابعین مراد ہیں۔

سولہویں آیت اٹھائیسویں جزء میں سورہ جمعہ میں تیسرے ربع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (جزء ۲۸، رکوع ۳)(سوۃ الجمعہ، آیت ۳)۔ اور بھیجا آخرین میں انھیں میں سے جو نہیں ملے امیین سے امام مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ قولہ تعالیٰ وآخرین منھم سے مراد فقط تیری قوم ہے اور من الرسول منھم (ان میں کے رسول مقدر) سے مراد تیری ذات ہے میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ یہ معنی ظاہر ہیں آیت کے بیان میں اس لئے کہ اللہ کا قول وآخرین منھم معطوف ہے امیین پر معنی یہ ہیں کہ وہ خدا جس نے بھیجا رسول کو امیین میں وہ رسول محمد ﷺ ہیں اور بھیجا آخرین میں رسول کو وہ رسول مہدی موعود علیہ السلام ہیں لمایلحقو ابھم دلالت کرتا ہے آخر زمانہ میں آنیوالی قوم پر وہ مہدی موعود علیہ السلام کی قوم ہے جیسا کہ مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ کی مراد بیان فرمائی ہے۔ اور اس کی تائید کرتی ہے وہ چیز جو تفسیر دیلمی میں اللہ تعالیٰ کے قول افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ کے تحت کشف الحقائق کے حوالے سے ذکر کی گئی ہے کہ پس اگر کہا جائے کہ قرآن میں مہدیؑ کے نام کا ذکر کس لئے واضح طور پر نہیں کیا گیا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا ذکر قرآن میں نہیں چھوڑا پس کس طرح چھوڑ دیا مہدیؑ کا ذکر تو کہا جائے گا کہ مہدیؑ کے نام کا ذکر نبی ﷺ کی رعایت سے نہیں کیا ہے کیوں کہ مہدیؑ کی دعوت نبی ﷺ کی دعوت کے مانند اور مہدیؑ

کا علم نبی ﷺ کے علم کے مانند اور مہدیؑ کا گروہ نبی ﷺ کے گروہ کے مانند اور مہدیؑ کا حال نبی ﷺ کے حال کے مانند اور مہدیؑ کی ذات نبی ﷺ کی ذات کے مانند اور مہدیؑ کا صبر نبی ﷺ کے صبر کے مانند اور مہدیؑ کا توکل نبی ﷺ کے توکل کے مانند ہے اور اکثر صورت وسیرت میں مہدیؑ نبی ﷺ کے برابر ہے اور اگر چہ کہ مہدیؑ کے نام کا ذکر صریح طور پر نہیں ہے لیکن مہدیؑ کا ذکر قرآن میں ضمناً وکنایۃً موجود ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا ذکر ہر لفظ امر میں تمام قرآن میں آیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہد ے اللہ ایک ہے۔ اور اس کے مانند دوسری آیتیں ہیں نیز مہدیؑ کی شان جو سرّ اًوکنایۃً قرآن میں مذکور ہے اس کا علم نبی ﷺ کو تھا اور اللہ تعالیٰ کا قول وآخرین معطوف ہے اُمیین پر یعنی بھیجا اللہ نے ایک رسول کو ان میں کے آخرین میں جو نہیں ملے اُمیین سے پس آخرین میں رسول سے مراد مہدیؑ ہی کی ذات ہے انتہیٰ پس اس نقل سے معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور اس کا علم نبی ﷺ کے علم میں پوشیدہ رہا جب مہدی ظاہر ہوئے اور اپنے حق میں اور اپنی قوم کے حق میں جو کچھ قرآن میں پوشیدہ ہے اللہ کے حکم سے ظاہر فرمائے تو اس کے قبول کرنے میں کوئی نزاع نہوگی کیونکہ مہدیؑ کا قول دلیل قطعی ہے اس وجہ سے کہ جو شخص اس مقام پر پہونچے وہ اللہ پر جھوٹ کا بہتان نہیں باندھتا ہے چنانچہ یہ بات فقہ حنفیہ کے اصول سے سمجھی جاتی ہے اور اسی طرح مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پیش فرمایا ہے کہ پھر اس سے بڑھکر ظالم کون جس نے جھوٹ کہا اللہ پر اور جھٹلایا سچے کلام کو جبکہ وہ اس کے پاس آیا۔ اور نیز آیت کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام کے اصحابؓ امی ہونگے جیسا کہ نبی ﷺ کے اصحابؓ امی تھے تاکہ ان کو کتاب وحکمت سکھانا اور ان کو جہالت کی کثافت سے پاک کرنا رسالت وہدایت کی صحت کی دلیل ہوسکے پس بخوبی سمجھ لے کہ یہ بات ظاہر ہے۔

سترہویں آیت سورۂ قیامت میں انتیسویں جزء کے تیسرے ربع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَه (جزء۲۹، رکوع۳) (سوۃ القیامۃ، آیت ۱۹)'' پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا امام مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ تحقیق ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا یعنی مہدی موعود علیہ السلام کی زبان سے اور وہ تیری ذات ہے یعنی ہم نے تجھ پر لازم گردانا ہے بیان اس کا (قرآن کا) اپنی تعلیم سے میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ یہی معنی سیاق آیت سے ظاہر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ ہلا قرآن پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ تو جلد اس کو یاد کرلے۔ یعنی اپنی زبان کو قرآن کے یاد کرنے میں عجلت سے محفوظ رکھ بیشک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا یعنی ہم پر لازم ہے قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے سوائے کسی اور پر نہیں پس جب ہم پڑھیں اس کو ٹھیرا ٹھیرا کر تو پیروی کر اس کے پڑھنے کی یعنی پڑھ ہمارے پڑھنے کے بعد یعنی تجھ پر قرآن کو ہماری تعلیم سے ترتیل کیساتھ

پڑھنا لازم کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے۔اور ٹھیرا ٹھیرا کر قرآن پڑھا کر پھر ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا جو لفظ کے ضمیر میں ہے یعنی ہم بیان کریں گے قرآن کے معنی مہدی موعود علیہ السلام کی زبان سے آخر زمانہ میں اور اگر کہا جائے کہ یہ قول کیسے درست ہوسکتا ہے کہ قرآن کی تنزیل نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے اور بیان کی تنزیل مہدی موعود علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ بات خاص و عام کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس (۲۳) سال میں تھوڑا تھوڑا کر کے ضرورت کے وقت نازل فرمایا اور اس کے جمع کرنے اور پڑھنے اور اس کے معنی بیان کرنے کو اپنی جانب منسوب فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان پس نبی ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حضرت عثمان بن عفانؓ کے ہاتھوں جمع کیا چنانچہ یہ بات مشہور ہے خاص و عام پر مخفی نہیں اسی طرح قاریوں سے قرآن پڑھایا اور یہ بھی مشہور ہے کسی پر مخفی نہیں اور اسی طرح قرآن کا بیان مہدی موعود علیہ السلام سے ہوا اور اللہ ہی جانتا ہے اپنی مراد کو کیونکہ وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔اور اللہ غالب ہے اپنے امر پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اس سے اس امر کی پوچھ نہیں جو وہ کرے اور لوگوں سے پوچھ ہوتی ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کی بنیاد ترتیب مذکور پر قائم کی حتیٰ کہ اس کے معنی کو مہدی موعود علیہ السلام پر تمام کیا کیونکہ مہدی موعود علیہ السلام خاتم ولایت مصطفیٰ اور عالم اسرار کتاب اللہ ہیں معنی قرآن کا بیان آپؑ ہی کا منصب ہے، چنانچہ عبدالرزاق کاشی نے اپنی تفسیر مسمیٰ بہ تاویلات القرآن میں کہا جہاں کہ اس نے قرار دیا ہے آلــم کو قسم اور اس کے جواب کو محذوف اور وہ جواب محذوف یہ ہیکہ بیشک میں بیان کرنے والا ہوں اس کتاب کو (قرآن کو جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے) جس کا وعدہ انبیاء کی زبانوں پر کیا گیا ہے۔اور ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ قرآن مہدیؑ کے ساتھ ہوگا آخری زمانہ میں اور نہیں جانے گا قرآن کے بیان کو جیسا کہ اس کو جاننے کا حق ہے مگر مہدیؑ جیسا کہ فرمایا عیسیٰؑ نے کہ ہم تمہارے پاس تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس لائیگا اس کو فارقلیط آخری زمانہ میں انتہیٰ شیخ عبدالرزاق نے فارقلیط سے مراد جن کا نام زبان عیسیٰؑ سے ادا ہوا محمد مہدیؑ سے لی ہے اگر چہ کہ دوسروں نے محمد نبی ﷺ مراد لی ہے اور حق وہی ہے جسکو شیخ عبدالرزاق نے کہا کیونکہ عیسیٰؑ کا قول ہے ہم تنزیل کو لاتے ہیں ان تمام انبیاء کو شامل ہے آدمؑ سے ہمارے نبی ﷺ تک جن پر کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے جیسا کہ شامل ہے نبی ﷺ کا قول کہ ہم انبیاء کا گروہ ہیں نہ ہم کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے یعنی تمام انبیاءؑ پس اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کا حق یہ ہے کہ تنزیل کو لائیں اور مہدی موعود علیہ السلام کا حق یہ ہے کہ تاویل کو لائیں اور یہ بات اس عہدہ کی وجہ سے ہے جو اللہ سے مہدی موعود علیہ السلام کو ملا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان یعنی مہدی موعود

علیہ السلام کی زبان سے آخر زمانہ میں نہیں جانیگا قرآن کے بیان کو جیسا کہ اس کو جاننے کا حق ہے مگر مہدی اور مہدی موعود علیہ السلام کے تمام اصحابؓ کا اعتقاد یہی ہے۔

اٹھارویں آیت سورۂ بینہ میں تیسویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ م بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنَةُ o (جزء۳۰،رکوع۴)(سوۃالبینۃ، آیت ۴)'' کہ اختلاف نہیں کیا ان لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس بینہ مہدی موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان لوگوں سے مراد جن کو کتاب دی گئی تیرے زمانہ کے علماء ہیں اور بینہ سے مراد مہدی موعود علیہ السلام ہے وہ تیری ذات ہے میں کہتا ہوں حق وہی ہے جس کو مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ سیاق آیت اس معنی پر دلالت کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو خبر دی ہے کہ تیری اُمت کے علماء اپنی خواہشوں کی موافقت کر کے کتاب کے احکام اور شریعتوں کے بیان سے مہدی موعودؑ بینہ آنے کے بعد متفرق ہوئے کیوں کہ مہدیؑ نے کتاب کے احکام اور شریعتوں کا بیان ان کے سامنے اتنا ہی کیا جتنا اللہ نے اس کو بیان کرنے کا حکم کیا اور مہدیؑ اجتہاد اختلاف کا تابع نہیں بلکہ ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنے کی حکومت رکھتا ہے چنانچہ حدیث میں مہدیؑ کے شان میں آیا ہے کہ اللہ اس پر (مہدیؑ پر) دین کو ختم کرے گا جیسا کہ اس کو ہم سے شروع کیا۔اس حدیث کو حافظوں کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں سند سے بیان کیا ہے جن میں ابوالقاسم طبرانی ابونعیم اصفہانی عبدالرحمٰن بن حاتم اور عبداللہ نعیم بن حماد وغیرہ ہیں اور جب مہدیؑ نے عقاید واعمال میں ان کی رائے کے خلاف حکم فرمایا تو انہوں نے بہت اختلاف کیا اور بڑی بے راہ روی کی جیسا کہ اہل کتاب میں کے کفار تجھ سے (اے محمد ﷺ) اختلاف کرتے تھے اور ان کافروں کی عادت ہر زمانہ میں ہر بینہ (ہر خلیفہ خدا) کے مبعوث ہونے کے وقت ایسی ہی رہی جیسا کہ قرآن شریف میں ہے کہ اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر انہی لوگوں نے جن کو کتاب ملی تھی اس کے بعد کہ آچکیں ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں حسد کی جہت سے جو ان میں ہے اور ان کو حکم نہیں کیا گیا۔یعنی اللہ نے ان کو ہر کتاب یعنی توریت انجیل زبور اور فرقان میں حکم نہیں کیا مگر اس بات کا کہ وہ عبادت کریں اللہ کی اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے ماسواء اللہ سے منھ موڑ کر محض خدا کے ہو رہیں قائم رکھیں نماز کو اور ادا کریں مال کی زکوٰۃ اور یہی ہے ٹھیک اور سچا دین (دین اسلام یہی ہے) اور اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ بینہ یعنی مہدی موعودؑ نہیں بلائیگا مخلوق کو مگر اسی دین حنیف کی طرف اور وہ اللہ کی عبادت کرنا اور اللہ سے اخلاص رکھنا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ہے پس وہ مہدی موعودؑ ہے جو اس دین حنیف پر ہے وہی حق کا بینہ ہے اور راستی پر بلانے والا ہے اور جس نے اس بینہ (مہدی موعودؑ) کی دعوت قبول نہیں کی تو وہ کافروں سے ہے جیسا کہ اللہ نے

ان کے حال کی خبر دی ہے کہ بیشک جولوگ منکر ہوئے (بینہ یعنے مہدی موعودؑ سے) اہل کتاب اور مشرکین میں سے تو وہ دوزخ کی آگ میں ہونگے ہمیشہ وہیں رہیں گے۔اس فرمان کی تائید کرتا ہے اللہ کا یہ فرمان کہ۔اور جوشخص انکار کرے اس کا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔یہی لوگ (منکرین) بدترین خلائق ہیں۔یعنی وہ اللہ کی مخلوق سے زیادہ برے ہیں اور وہی لوگ کافر ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چوپایوں سے تشبیہ دی ہے بلکہ ان سے بھی گئے گذرے وہی لوگ غافل ہیں اس لئے کہ وہ لوگ بینہ کی دعوت کو سنتے نہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں بیشک جولوگ ایمان لائے۔یعنی دین راست پر ایمان لائے اور عمل صالح (ترک حیات دنیا) کئے یعنے بینہ کی موافقت میں عمل کئے۔وہی لوگ بہترین خلایق ہیں اور اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ جوشخص بینہ یعنے مہدی موعودؑ کی موافقت کرے گا دین راست کے ساتھ تو وہ اللہ کی مخلوق سے بہتر ہے ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں رہنے کے باغ ہیں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ، ہمیشہ وہیں رہیں گے۔یہ محدود دعطا ہے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔اور یہ رضامندی غیر محدود ہے جس کا شمار نہیں کرسکتے یہ یعنے جنت اور خدائے تعالیٰ کی خوشنودی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔یعنے اس شخص کے لئے ہے جو اپنے پروردگار کے بینہ یعنے مہدی موعودؑ پر ایمان لایا بغیر سوال اور جواب کے جیسا کہ ایمان لائے نبی اور مہدی علیہما السلام کے سارے اصحابؓ بغیر طلب کرنے حجت ودلیل کے چنانچہ اللہ نے ان کی تعریف کی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں تمام ہوئے نقول صاحب الزماں علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کی مدد سے واضح بیان کے ساتھ چنانچہ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نے لوائح میں فرمایا کہ:۔

روشن عقل والوں کے مانند چند موتی پرویا ہوں
سند عالی رکھنے والوں کی حدیث کے ترجمہ میں
اُمید ہے کہ مجھ ہیچ مدان کی جانب سے معتبر اصحاب
یہ تحفہ شاہ ہمداں کے حضور میں پہنچادیں

اسی طرح یہاں بھی یہ تحفہ مہدویوں کو پہنچائیں صاف اور باطن رکھنے والوں سے یہ درخواست ہے کہ اگر اس میں کوئی سہو وخطا پائیں تو درست کردیں میری مراد یہ ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ مجھے اپنی محبت رکھنے والوں میں داخل کرے اور جس بات میں اس کی خوشنودی ہے وہ عطا کرے ورنہ اپنی بے حاصلی کے باعث خجالت سے سر نہ اٹھا سکوں گا۔

بیت

عبد الغفور بے بضاعت اور بے زرا آیا ہے

اس بڑھیا کی طرح جو یوسف کو خرید نے کیلئے نکلی تھی

توقع ہر پڑھنے والے سے یہ ہے کہ اپنی خوشدلی کے وقت دعائے فاتحہ سے اس فقیر کو یاد کرے

تحریر کاغذ پر زمانہ دراز تک رہتی ہے
اور کاتب زیر زمین شامل خاک رہتا ہے
ہماری عمر اس دار دنیا میں بہت تھوڑی ہے
اور ہماری واپسی کا مقام قبر ہے

المرقوم ۱۲/ربیع الاول ۱۳۵۷ھ (ترجمہ از مولانا میاں سید دلاور عرف حضرت گورے میاں صاحبؒ)

طباعت بار دوم در ۱۳۸۶ھ